رجسٹرڈ ڈایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا اب یکن محبوب میرا
کرے گا دور اس سے اندھیرا — دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاروق

ایڈیٹر و پروپرائیٹر خاکسار قاسم علی

جلد ۲ — یوم پنجشنبہ مورخہ ۱۹- جولائی سنہ ۱۹۱۷ء — نمبر ۳۱

درس القرآن فی رمضان فاروق میں چھپیگا

ناظرین فاروق کو عید مبارک ہو اور یہ مبارک ہو کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے جو درس قرآنجید رمضان المبارک میں دیا ہے اسکے نوٹ اگلے نمبر سے فاروق میں چھپنے شروع ہو جائینگے (انشاء اللہ) جو صاحب اس درس سے مستفید ہونا چاہیں وہ ابھی سے فاروق کے خریدار بنجائیں کم از کم چار ماہ کیلئے ایک روپیہ پیشگی بھیجکر وعدہ فرمائیں کہ فاروق زاید نہیں چھپتا نہ اسکا کوئی الگ نمبر قیمتاً دیا جاتا ہے۔

۲- میاں عبداللہ صاحب سنوری اپنے ساتھ پندرہ احمدی غوث گڈھ سے لائے ہیں عید یہیں پڑھنے کا ارادہ ہے۔

۳- غالباً ہر ایک احمدی پیر افتخار احمد کے نام سے واقف ہی کیونکہ حضرت مسیح موعود کے وقت سے ڈاک کا جواب وہی دیتے ہیں آپکے فرزند پیر منظر تھان صاحب آج ۱۹ جولائی کو فوت ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون پیر صاحب کو تپ لازم اور دماغی عارضہ تھا مرحوم بہت نیک مزاج مخلص احمدی تھا غفر اللہ لہ مکرم پیر افتخار احمد صاحب سے اس صدمہ میں ہمدردی ہے آپکو بھی جوان اولاد کا یہ تیسرا صدمہ ہے نہایت صبر و سکون سے برداشت کیا ہے خدا اجر دے۔

عید الفطر

(از رسالہ منظور شاہجہانپور)

کیا تھا عجب مہینہ رمضان کا مبارک
جن کا بخیر گزرا - ان کو سنا مبارک
فضل و کرم کا چشمہ برکات کا مہینہ
انعام اس کے اعلیٰ اسکا صلا مبارک
ذکر خدا میں راتیں کٹتی تھیں مومنوں کی
اور دن تلاوتوں میں کٹتے تھے کیا مبارک
کچھ کر لیا جنھوں نے بس عید ہے انہیں کی
اور رہ گیا انہیں کو جاتا ہوا مبارک
پھر یہ روزے قسمت سے جینے والے
اگلے برس یہ موقع جنکو ملا مبارک
فاروق لیکے آیا ضد میں یہ بشارت
احمد کے نام سیدو عید و لا مبارک
کب قادیان کی ہوگی منظور کو زیارت
مجھکو الٰہی جلدی وہ دن دکھا مبارک

صدقۃ الفطر

(نوشتہ قاضی اکمل صاحب)

حضرت ابوبکر- حضرت عثمان حضرت علی حضرت ابوہریرہ حضرت جابر حضرت ابن عباس حضرت ابن زبیر اور اسماء بنت ابی بکر سے یہ سند صحیح ثابت ہے کہ وہ گندم کا نصف صاع صدقۃ الفطر دینے کا فتویٰ دیتے تھے- اور

حضرت ابوسعید ابوالعاص اور ابوالشعثاء اور حسن بصری اور جابر بن زید اور امام شافعی- امام مالک امام احمد اور اسحٰق اور ہادی اور قاسم اور ناصر اور مؤید باللہ سے ثابت ہے کہ وہ گیہوں کا ایک صاع دینے کا فتوے دیتے تھے۔

پس ناظرین کرام دیکھ لیں کہ ایک طرف چار خلفاء راشدین میں سے تین کا فتوے ہے اور دوسری طرف ائمہ اربعہ میں سے تین کا فتوے ہے۔ پس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر ایک اپنی وسعت وحالات کے مطابق عمل کرے چاہے تو نصف صاع دے چاہے پورا صاع۔ اور مد مدینہ کا قادیان میں بروایت حضرت مولوی نورالدین صاحب موجود ہے اسمیں غلہ تولا گیا تو ۱۱ چھٹانک بنتا ہے۔ اور دو مد ۲۲ چھٹانک ہوا اور پورا صاع دو سیر ۱۲ چھٹانک بچوں کی طرف سے بھی دیا جاوے اور غنی فقیر دونوں کو دینا چاہیئے جس کے پاس ایک دن رات کا کھانا ہو وہ بھی دے۔

مسائل عید یہ باتیں عید والے دن مسنون ہیں۔ (۱) اپنی آرائش (۲) غسل (۳) مسواک (۴) عمدہ کپڑا (۵) خوشبو (۶) سویرے اٹھنا (۷) عیدگاہ میں جلد جانا (۸) کچھ کھا کر جانا (۹) نماز کا پڑھنا (۱۰) جس راہ سے جاویں دوسری راہ سے آویں (۱۱) تکبیر کہتے آنا جانا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر واللہ الحمد یا کلمہ شہادت (۱۲) مستورات کا بھی عیدگاہ میں جانا امر مسنون ہے۔

طریق نماز بغیر اذان واقامت کے سب سے پہلے نماز پڑھی جاوے تکبیر تحریمہ کہکر ہاتھ باندھ لیں ثنا پڑھکر پھر سات تکبیریں کہی جاویں۔ اللہ اکبر کے ساتھ ہاتھ کانوں تک اٹھا کر کھلے چھوڑے جاویں ساتویں تکبیر پر ہاتھ باندھ لیں دوسری رکعت میں بھی قبل قرأت پانچ تکبیریں سوائے اس تکبیر کے جو سجدہ سے اٹھتے کہی جاوے۔ پانچوں تکبیر کے ساتھ ہاتھ باندھ لیں یہ امر بھی آثار سے ثابت ہے کہ پہلی رکعت میں قبل قرأت تین تکبیر اور دوسری رکعت میں بعد قرأت تین تکبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ سبح اسم۔ ہل اتاک حدیث الغاشیہ یا سورہ ق اقتربت الساعۃ پڑھتے تھے نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے اور سب لوگ خطبہ جمعہ کی طرح بیٹھکر پھر نہیں اٹھتے اور اسکے بعد دعا لوگوں کی تحریک سے حضرت اقدس فرمایا کرتے تھے۔

متفرق عید کی نماز سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہیں اور نماز عید کے بعد مصافحہ ومعانقہ امر مشروع اور سنت نہیں اور عید کے دن عورتوں کا عیدگاہ میں جانا بھی مسنون ہے اور نہ بچے بھی عید والے دن جائیں چھوٹی لڑکیوں کا دف بجا کر گیت گانا اور اکھاڑہ جائز ہے۔ (الحکم)

مسجد اقصیٰ میں شامیانوں کی ضرورت

احباب کو معلوم ہے کہ مسجد اقصیٰ کے تمام صحن میں پختہ فرش کرا دیا گیا ہے جس سے جہاں مسجد کی آرائش اور نمازیوں کی آسائش بڑھی ہے وہاں ایک ضرورت بھی پیش آگئی ہے وہ یہ کہ دھوپ میں فرش سخت گرم ہو جاتا ہے اور اسپر پیر نہیں رکھا جا سکتا جمعہ والے دن خصوصیت سے شامیانوں کی ضرورت پڑتی ہے اسلئے میں جماعت کے ان نیکدل اصحاب کی خدمت میں جو ہر دینی خدمت کے لئے بڑھ بڑھکر قدم مارتے ہیں درخواست کرتا ہوں کہ وہ چار بڑے شامیانوں کا انتظام کر دیں جن پر غالباً پانسو روپیہ خرچ آئیگا اور غیر مناسب نہ ہوگا اگر چار بزرگ فرداً فرداً یہ خدمت حسنہ بجالائیں اور ان کے نام شامیانے پر لکھے ہوئے موجود ہوں تاکہ اسکے سایہ میں بیٹھنے والے ہمیشہ ان کے لئے دعا کرتے رہیں۔

یہ ایک خیر جاری ہے اور ہے بھی اس مسجد کے لئے جس کا ذکر خدا تعالیٰ نے کے مقدس نبی کی پاک وحی میں آیا اور جس کی خبر سید الانس والجان نے تیرہ سو برس پیشتر دی اسلئے میں زیادہ لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں سمجھتا۔ اور صرف اتنا کہدینا چاہتا ہوں کہ شامیانوں کا انتظام گرمیوں ہی میں ہو جانا چاہیئے۔ واللہ الموفق للخیر۔

شلوی باطل پرست عبدالحق

یہ درپردہ دشمن قادیان کا نمک پروردہ حضرت اولوالعزم کی شان پر نہایت گستاخی سے حملہ آور ہوا ہے ع مہ نور می فشاند وسگ بانگ می زند۔ اسکو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسنے لکھنے کو تو لکھدیا ہے کہ:۔

"انوار خلافت کو اچھکلہ لٹریچر میں ایک قابل نفریں کتاب کا اضافہ کیا ہے یہ کس قسم کی بے ہنگم اور بے تکی آواز ہے جس کا نہ سر ہے نہ پاؤں" (پیغام ۱۵ جولائی ۱۹۱۷ء)

مگر وہ اس کا کوئی ثبوت بجز اپنی شیرازہ خائی اور بیہودہ سرائی کے نہیں دے سکا ذرا اسکی نرالی منطق بھی ملاحظہ ہو لکھتا ہے کہ:۔

"بجز چند کس انسان جو کہ اس مسیح موعود کے متبعین میں ہوں سوائے انکے باقی ساری کی ساری امت کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہو × × × × پھر مجددوں کا وجود باعث رحمت تو ہونے سے رہا۔ بلکہ الٹا باعث زحمت بنتا ہے"

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس کے آنے سے دنیا بجز چند اسکے متبعین کے کافر کہلائے وہ باعث زحمت ہے نہ کہ باعث رحمت کیا شلوی باطل پرست اس دلیل کے ذریعہ سے دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین کی ذات قدسی صفات پر حملہ نہیں کر رہا کیونکہ وہ وقت بھی تھا۔ جب بجز معدودے چند اشخاص روئے زمین پر سب کے سب کافر ہو چکے تھے اور اس طاغوتی المشرب انسان کے نزدیک اسوقت آنحضرت صلعم نعوذ باللہ دنیا کے لئے باعث زحمت بن رہے تھے حالانکہ ہزاروں تھے جو ایک خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتے اور اپنے اپنے نبی کی ہدایات کے مطابق نمازیں پڑھتے روزے رکھتے تھے اور احکام بجالاتے۔ بہوے ہر زہ سرا اپنے نامہ اعمال کو بول سیاہ کرتا ہے۔

"مذہب اسلام کا خلاصہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ہی صرف پڑھنا ہے اب جو کوئی اسکو پڑھے گا وہ داخل اسلام ہوگا حضرت مرزا صاحب بھی یہ کلمہ توحید پڑھتے رہے ہیں میاں محمود احمد بھی غالباً یہی پڑھتے ہیں تو پھر جب دوسرا بھی اسکو پڑھیگا تو وہ کیوں اسلام میں داخل نہ ہوگا اس بدبخت سے کوئی پوچھے کون کہتا ہے کہ داخل نہ ہوگا مگر جب تم مکذب ومکفر حضرت مسیح موعود کو خارج از دائرہ اسلام قرار دیتے ہو تو اسوقت مندرجہ بالا منطق ایبٹ آباد کے کس گڑھے میں غرق ہو جاتی ہے اسوقت یہ کلمہ توحید کیوں کام نہیں دیتا اگر کہو یہ حدیث میں آیا ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے والا کافر ہو جاتا ہے تو اپنے کانوں سے بطالت پر شوہی کی روئی کھولکر سن لو کہ قرآن مجید میں آیا ہے کہ نبی کا منکر بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے پس جہاں کلمہ پڑھنے سے کوئی دائرہ اسلام کے اندر آئیگا وہاں ایک نبی کے انکار سے نکلا جائیگا جب کہ مسلمان کو کافر کہنے سے نکلجاتا ہے اسدفعہ تو تجھے معاف کیا لیکن اگر آئندہ اصل مسئلہ مختلف فیہا کے سوا تو نے کبھی فخر رسل کی شان میں ایسا کلمہ بولا تو تمہارے جبڑے میں ۱۰ خاردار لگام چڑھا دیا جائیگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار فاروق

قادیان دار الامان مورخہ ۱۹ ارجولائی ۱۹۱۷ء

لاہور میں میری دو لیکچر

(نمبر ۲)

بماہ گذشتہ لاہور میں ایک مرتد جو محمد علی اپنا سابقہ نام بتاتا ہے آریہ سماج کا شانتی سروپ بنکر آیا اور جابجا سماجی جلسہ کرکے اسلام کے خلاف وہی فرسودہ اعتراضات (جو ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب میں اسکے استاد ازل اور تکذیب میں اس کے سیکنڈ ماسٹر اور ترک اسلام میں ویدک دھرم کے نہرو ماسٹر نے کئے تھے) کرکے لاہوری دیانندیوں کو عارضی خوشی سے مسرور کرتا رہا۔ بھلا جن بیچاروں کو مدت کے بعد دھرمپالی نمونہ ملا ہو وہ کیوں نہ اچھل اچھل کر گپڑوں سے باہر ہوتے اگر دیانندی مہاشوں کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل سلیم ہوتی تو وہ کبھی بھی ایسے بیہودہ اعتراضات پر (جنکے جوابات میں ایک دو نہیں بیسیوں ضخیم کتابیں اور رسالہ اور ٹریکٹ شائع ہو چکے ہوں) خوشی نہ مناتے ایک محقق اور متلاشی حق کی یہ شان ہرگز نہیں ہوتی کہ وہ دفع الوقتی کے طور پر لغویات سے سیری حاصل کرے بلکہ اس کا فرض یہ ہے کہ جب کوئی اعتراض کسی مذہب کے متعلق اس کو یا اس کے کسی حمائتی کو پیدا ہو۔ وہ اس اعتراض کو نیک نیتی سے اس مذہب کے عالم شخص کے سامنے عرض کرے پھر جو جواب اس کو ملے اس پر غور کرے اگر اس جواب سے اسکی تسلی نہ ہوئی ہو۔ یا اعتراض دور نہ ہوا۔ تو جواب پر جرح کرے اور مزید تشفی حاصل کرے اور تاوقتیکہ اس اعتراض کے متعلق اسکے تمام شکوک رفع نہ ہوں اس کا حق ہے کہ اعتراض کرتا رہے مگر جوابات پر پوری توجہ رکھے یہ نہ کرے کہ جب اسکے اعتراض کے متعدد طریقوں سے عقلی و نقلی جوابات دیئے جا چکے ہوں تو اول جوابات پر تو کوئی معقول جرح یا اعتراض نہ کر سکے اور جب اس کو کوئی موقعہ ملے از سر نو پہلا ہی اعتراض پیش کر دے جس سے یہ ظاہر ہو کہ گویا آجتک اس اعتراض کا اسکو کوئی جواب ملا ہی نہیں ایسا کرنے والا متعصب ضدی اور جاہل انسان ہے وہ کبھی بھی حق کا طالب نہیں ہو سکتا اسکی نیت محض لوگوں کو گمراہ کرنا اور اپنا الو سیدھا کرنا ہوتی ہے بعینہٖ یہی حال ہمارے سماجی دوستوں کا ہے کہ جب وہ اسلام پر تقریر کرنے لگینگے اٹھتے ہی وہی اعتراض پیش کر دینگے جنکا بارہا جواب دیا جا چکا ہے۔ اور کبھی ان کے جوابات کا ذکر نہ کرینگے نہ جواب الجواب کی طرف آئینگے چنانچہ یہی طرز اس نو آریہ شانتی سروپ کا ہے۔

جلسہ لاہور

لاہور میں جب عوام میں شانتی سروپ کی خلاف تہذیب تقریروں کا چرچا ہو کر مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہونے لگا تو غیور جماعت احمدیہ لاہور نے اپنے مکان کے احاطہ میں "اسلام اور آریہ سماج" کا مقابلہ کرکے دکھانے کے واسطے جلسہ کا انتظام کیا جو بوجہ رمضان المبارک کے صرف دو لیکچروں کے لئے دو دن ۳۰ رجون و یکم جولائی ہفتہ و اتوار مقرر کئے گئے دار الامان سے بحکم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ خاکسار ایڈیٹر فاروق بروز ہفتہ پانچ بجے شام کے پہنچ گیا اور میرے ساتھ حضور ممدوح نے مکرمی اخویم مولوی حکیم خلیل احمد صاحب کو بھی ارشاد روانگی فرمایا میرے لاہور پہنچنے سے قبل احمدیہ مجمع الاخوان لاہور نے بذریعہ اشتہارات ۸½ بجے شام کے لیکچر کا اعلان کثرت سے کر دیا تھا جس کی وجہ سے باوجود ماہ رمضان ہونے کے سامعین احاطہ مکان میں نہ سما سکے لاہوری آریہ بھی کثیر تعداد میں آئے غیر احمدی احباب بھی تھے۔

مکان جلسہ

اسٹیشن سے جو سڑک انارکلی وغیرہ کو جاتی ہے اور کیلیانوالی کہلاتی ہے اس سڑک پر میرے مکرم اور مخلص بھائی مستری محمد موسیٰ صاحب سائیکل مرچنٹ نے خدا کے فضل سے ایک عالیشان بلڈنگ بنائی ہے جسکی پیشانی خدا تعالیٰ کے اس الہام سے کہ:۔ "دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا" بقلم جلی لکھوا کر سجائی ہے اس مبارک اور رفیع الشان مکان کے احاطہ میں ان لیکچروں کا انتظام کیا گیا تھا احاطہ نہایت عمدہ اور وسیع ہے جسمیں قریباً آٹھ نو سو آدمی جمع ہو سکتے ہیں اور اسی خیال سے کہ رمضان شریف کی وجہ سے شاید لوگ کم آئیں اسی احاطہ کو مناسب خیال کیا گیا تھا جو بعد میں معلوم ہوا کہ خدا کے فضل سے سامعین ایکہزار سے اوپر آئے جنکو بوجہ احاطہ میں جگہ نہ ملنے کے مکان کی چھت پر بنچ وغیرہ بچھا کر بٹھایا گیا اور تا اختتام لیکچر سامعین آتے ہی رہے یہ سب فضل مجمع الاخوان کے اخلاص سے خدا تعالیٰ کا ہوا کہ سامعین بکثرت تشریف لائے اور احاطہ نیچے اوپر سے پُر ہو گیا فللہ الحمد

احاطہ میں دیوار کے ساتھ ساتھ چار جانب کرسیوں کی ایک ایک قطار تھی اور درمیان میں پختہ فرش احاطہ پر دریوں کا فرش بچھا کر سامنے خوش وضع سٹیج بنا دیا گیا تھا۔ کرسیوں پر آریہ مہاشے رونق افروز تھے اور فرش پر غیر احمدی و احمدی اصحاب سٹیج پر خاکسار لیکچرار و اخویم حکیم خلیل احمد صاحب جو باتفاق رائے پریسیڈنٹ جلسہ مقرر ہوئے تھے اور چند دیگر احباب تھے روشنی کا سامان معقول تھا کہ تین ہنڈے گیس کے لگائے گئے تھے اور رحمت الٰہی نے قبل از جلسہ بارش برسا کر جگہ اور وقت کو ٹھنڈا کر دیا تھا کہ گرمی محسوس نہ ہوتی تھی سامان اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری لاہوری احمدیہ جماعت کے نوجوان مجمع الاخوان نے کیا اور اخی ام محمد موسیٰ صاحب نے سب سے بڑھکر اسمیں دلچسپی سے حصہ لیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

افتتاح جلسہ

ٹھیک ۸½ بجے کارروائی جلسہ شروع ہوئی اور میر مجلس صاحب کے ارشاد پر برادرم میاں عبد العزیز صاحب خلف رشید میاں چراغ الدین صاحب نے تلاوت قرآن مجید فرمائی اور حضرت مسیح موعود کی نظم سنائی بعد ازاں مکرمی حکیم صاحب میر مجلس نے سامعین کو امن قائم رکھنے اور خلوص نیت سے لیکچرار کی تقریر سننے اور اس سے نتائج حاصل کرنیکی نصیحت فرماتے ہوئے پروگرام کے مطابق اعلان کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اسوقت تناسخ پر لیکچر ہوگا دوران تقریر میں کسی صاحب کو بولنے کی اجازت نہیں بعد اختتام تقریر سامعین کو تقریر کے متعلق ازالۂ شکوک یا اعتراضات کے لئے وقت دیا جائیگا جو ۱۵ منٹ ہوگا اس کے بعد لیکچرار ان اعتراضات کا جواب دیگا اور اس پر آج کا جلسہ ختم ہوگا اور معترضین کو صرف ان دلائل کے متعلق جو لیکچرار اپنی تقریر میں تردید تناسخ پر بیان کرے جرح یا استفسار کرنے کا حق ہوگا تقریر سے باہر کوئی غیر متعلق خارج از لیکچر امر قابل سماعت نہ لائق جواب سمجھا جائے گا یہ فرما کر میر مجلس نے مجھے تقریر شروع کرنے کی اجازت بخشی میں نے بعد حمد و نعت تناسخ پر تقریر شروع کی۔

پہلا لیکچر تناسخ پر

قبل اسکے کہ میں تردید تناسخ کے دلائل پیش کرتا اوا گون (جسکو تناسخ سے موسوم کیا جاتا ہے) کی وہ تعریف جو آریہ سماج کو مسلم ہے کی اور بتایا کہ "اوا گون" اس طریق جزا و سزا کا نام ہے جو ہر ایک انسان کو اسکے اعمال کی منجانب اللہ ملتی ہے اور اعمال کے پاداش کا جتنے مذاہب دنیا میں منجانب اللہ ہونیکے مدعی اور خدا کو ماننے والے ہیں سب کو اقرار ہے۔ ہر ایک خدا پر ایمان رکھنے والا یہ مانتا ہے کہ انسان کو اس کے اعمال کا بدلہ خدا کی طرف سے ضرور ملیگا۔ پس اعمال کا بدلہ ملنے پر تو سب کا اتفاق ہی چنانچہ اسلام اور آریہ مت بھی یہانتک متفق ہیں کہ انسان کو اسکے اعمال کا بدلہ ضرور ملیگا آگے اختلاف اگر ہے تو طریق سزا و جزا میں ہی کہ کسطرح بدلہ ملیگا سو اس کے متعلق دو طریق ان مذاہب نے مانے ہیں جو یہ ہیں۔

اوا گون یعنی تناسخ کے ماننے والے کا طریق جزا و سزا

کہتے ہیں کہ انسانی جسم میں جو اعمال ہوتے ہیں ان کا بدلہ روح کو اس انسانی جسد کے چھوڑتے ہی اسی دنیا میں کسی دوسرے اجسام کے ذریعہ ملتا ہے اگر اعمال اچھے ہیں تو روح کو انسانی قالب چھوڑنیکے بعد دوسرا قالب انسان کا ہی حسب اعمال ملیگا اور اگر اعمال بد ہیں تو اس روح کو جس نے انسانی قالب میں رہتے ہوئے بد اعمال کئے تھے کسی حیوانی قالب میں بطور سزا داخل کیا جائیگا اور جس کے نہایت ہی ناپاک عمل ہیں انکو درختوں ترکاریوں پودوں اور غلوں کی صورت میں منتقل کیا جائے گا یعنے بداعمالی کی سزا حسب اعمال کتا۔ سؤر۔ گائے بیل گدھا۔ گھوڑا ہاتھی اونٹ۔ سانپ بچھو۔ کیڑا مکوڑا بندر ٹڈا۔ مچھلی سنسار کوا۔ چیل گدھ چڑیا۔ مرغی کبوتر وغیرہ بھیڑیا شیر بلی چوہا وغیرہ کے قالب میں روح کو جانا پڑیگا اور انکے بدتر اعمال ہونگے تو انگور بادام پستہ۔ بنفشہ۔ نیلوفر گاؤزبان آم امرود رنگترہ نخود گندم۔ باجرہ۔ مکی مونگ۔ ماش سوٹھ۔ مرچ لونگ الائچی زیرہ۔ چنبیلی موتیا۔ گلاب۔ حنا گیندا مولسری وغیرہ وغیرہ بننا پڑیگا اور یہ سب اجسام یعنی انسانی حیوانی نباتاتی روح کے گذشتہ اعمال کے بدلہ میں ملینگے۔ ورنہ اصل جسم روح کا ان میں سے ایک ہی نہیں یہ سب تناسخ اعمال میں اجسام ملتے ہیں اگر روح کا کوئی اچھا عمل نہ ہو تو ہرگز اس کو انسانی جسم نہیں ملیگا۔ ایسا ہی اگر روح کا کوئی برا عمل نہ ہو۔ تو کبھی حیوانی جسم نہیں مل سکتا ایسا ہی اگر روح کے برتر اعمال نہ ہوں تو کبھی نباتاتی جسم نہیں مل سکتا وغیرہ وغیرہ

اسلامی طریق جزا و سزا

جسقدر اعمال نیک یا بد انسان اس عالم اسباب میں کرتا ہے ان میں سے جسکا تعلق عالم عقبیٰ سے ہے انکی سزا یا جزا ہر ایک انسان کو بعد مفارقت روح از جسم دوسرے عالم میں جس کا نام عالم مثال یا عالم اخروی ہی ملتی ہے نیک روحیں ہر طرح کے آرام میں رہتی ہیں اور بد دکھوں میں مبتلا ہوتی ہیں۔ اس سزا و جزا سے روح کا جسم سے مفارقت کرتے ہی تعلق ہوجاتا ہے اور حشر کا دن صرف روحوں کو ان کے اعمال حسنہ یا سیئہ کے کہولکر بتا دینے کے لئے ہے تاکہ وہ جان لیں کہ انپر ایک ذرہ بھر ظلم وغیرہ نہیں ہوا ہی بلکہ جو جو انہوں نے کیا تھا وہ سب ان کے آگے آجائیگا یہ نہیں ہوگا کہ قیامت تک روحیں کسی جو دشنیل حوالات میں بغیر دکھ یا سکھ کے بطور نمیر تجویز کی پڑی رہینگی۔ اس طریق جزا پر علاوہ اسلام کے عیسائی مذہب اور یہودی مذہب اور دیگر وہ مذاہب جو کسی آسمانی کتاب پر ایمان رکھتے ہیں بجز آریہ مذہب کے متفق ہیں۔

تناسخ کا نہ ماننا کوئی جرم نہیں

ان دونوں طریقوں کے معلوم ہو جانے کے بعد میں نے یہ بتایا تھا کہ اگر انسان تناسخ کے مسئلہ کا انکار کر دے تو اس کا کوئی نقصان نہیں ہوگا کیونکہ جس حال میں کہ دنیا کا چکر تناسخ کے آسرے پر ہی چل رہا ہے اور سزا و جزا اعمال کا یہی طریق جاری ہے کہ روح اپنے اعمال کے مطابق ایک جسم کو چھوڑ کر دوسرے جسم میں داخل ہوتی رہتی ہے جسمیں کہ خدا تعالےٰ کو کوئی اختیار نہیں ہمارے اعمال ہی خدا تعالےٰ کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ ایک بد روح کو کتے کی جون میں ڈالے اور ایک نیک روح کو اچھا انسانی جسم دیوے اور خدا اسکے خلاف کرنے پر قادر نہیں اور کر نہیں سکتا۔ تو اس طرح یہ سلسلہ تو ضرور ہی جاری رہے گا خواہ کوئی اسکو مانے یا نہ مانے ماننے سے اسکو کوئی تخفیف نہیں ہوگی کہ وہ تناسخ سے آزاد ہو جائیگا یا کسی رعایت کا مستحق قرار پا جائیگا اور نہ ماننے سے اسکا کوئی جرم نہیں کہ وہ صرف اس انکار از مسئلہ تناسخ کی وجہ سے کسی خاص جون یا قالب میں ڈالا جائیگا یہ کہیں وید و شاستر میں نہیں لکھا کہ جو شخص تناسخ کا انکار کریگا اسکو اس انکار کے جرم میں ایک جون اور بھگتنی پڑے گی اور بالفرض اگر انکار تناسخ سے بھی کوئی خاص قالب روح کو بطور سزا دیا جائے تو وہ کوئی مضر نہیں کیونکہ جو قالب بھی روح کو کسی نیک یا بد اعمال کی وجہ سے دیا جاتا ہے اسکا کوئی علم یا احساس روح کو نہیں ہوتا وہ نہیں جانتی کہ مینے کس عمل کا بدلہ پایا ہے اندریں صورت تناسخ کا انکار کوئی خطرناک نتیجہ نہیں پیدا کرتا اسکا ماننا اور نہ ماننا مساوی ہے لیکن اسلامی طریق سزا و جزا سے انکار برا نتیجہ پیدا کریگا

قیامت کا نہ ماننا جرم ہے

کیونکہ قیامت کے انکار سے خدا تعالیٰ کی قدرت کا انکار لازم آتا ہے کہ وہ خدا جس نے پہلی بار انسان کو پیدا کیا وہ دوسری بار کیا اس کو زندہ کرنے پر قادر نہیں۔ دوم انکار قیامت سے انسان گمنا ہوں پر دلیر ہو جاتا ہے جبکہ وہ یہ غلط خیال کر بیٹھتا ہے کہ ایک دفعہ مر کر پھر زندگی نہیں ملے گی اور اس جسم سے روح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی علیحدگی کے بعد روح و جسم دونوں فنا ہوجائے گی - سزا کیسی اور کسکو سزا جبکہ دونوں فنا ہوگئے تو لازماً وہ گناہوں پر دلیر ہوجاتا ہے اور کوئی بدی اس کیلئے بدی نہیں رہتی بالکل آزاد و بے فکر ہوکر جو چاہتا ہے کرنے لگتا ہے انکار قیامت کثرت سے دنیا میں بدی پھیلنے کا موجب ہے

تیسرے خود خدا تعالےٰ نے قیامت پر ایمان لانے کا کھلے کھلے طور پر ہر ایک الہامی کتاب میں حکم دیا ہے پس انکار قیامت خدا کے فرمائے ہوئے حکم کا انکار ہے جس سے ضرور سزا ملے گی - غرضیکہ اگر تناسخ والا عقیدہ درست بھی ہو (جو کہ یقیناً غلط ہے) تب بھی اس سے انکار کوئی مضرت پیدا نہیں کرتا اور قیامت کا انکار جبکہ وہ سچا سدھانت (عقیدہ) ہے تو ضرور مستوجب سزا گردانا ہے بنابریں مسلمانوں کو بصورت صحیح ہونے مسئلہ تناسخ کے بھی اس سے انکار کچھ نقصان رسان نہیں اور آریوں کو اسکا ماننا کچھ بھی مفید نہیں لیکن آریوں کو قیامت کا انکار بصورت برحق ہونے قیامت کے ضرور نقصان رسان ہے اور مجرم گردانتا ہے -

مزید توضیح فرض کرو کہ قیامت کا ہونا جیسا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں وغیرہ کا اعتقاد ہے محض خیالی ہے اور قیامت کوئی شے نہیں مگر ماننے والے اس پر یقین رکھتے ہیں تو اس ماننے سے مسلمانوں کا بصورت نہ صحیح ہونے مسئلہ قیامت کے کیا نقصان ہے؟ یہی ہوگا کہ جب ایک قیامت کے ماننے والا مریگا تو وہ اپنی زندگی میں اس خوف سے کہ مرنے کے بعد مجھکو اگر میں برے اعمال کرونگا تو سخت سزا ملے گی دوزخ میں ڈالا جاؤنگا آگ میں جلایا جاؤں گا وغیرہ وغیرہ - قیامت کو مانتا رہا اور اس خوف سے وہ حتی الوسع بدی اور بداعمالی سے بچتا رہا مگر مرنے کے بعد اس کو کسی دوزخ یا سزا میں مبتلا نہ کیا گیا نہ قیامت کو اسنے پایا تو بتاؤ اس کا اس مانے ہوئے خیال سے نقصان کیا ہوا جب کہ قیامت یعنے یوم سزا اس کے خیال کے مطابق مرنے کے بعد آیا ہی نہیں تو کچھ حرج نہیں اسکا کچھ نہیں بگڑا - اور اگر واقعی قیامت کا مسئلہ صحیح نکلا تو ضرور اسکو فائدہ پہنچا کہ وہ اس مسئلہ کے ماننے سے گناہوں سے بچتا رہا نیکیاں کرتا رہا اب اسکو انعام ملیگا ترقی ملے گی نیک اجر اسکے اعمال کا ملیگا غرض ماننے سے فائدہ ہی فائدہ ہے نقصان کا احتمال ہی نہیں پھر اگر تناسخ والا خیال ہی صحیح ہوا - تو قیامت کے اقرار اور تناسخ کے انکار سے اسکو کچھ نقصان نہیں پہنچیگا - وہ حسب اعمال گزشتہ تناسخ کے چکر میں ایسی حالتوں میں پھرتا رہیگا کہ کسی ایک قالب میں بھی اسکو دکھ یا سکھ کا احساس علم نہ ہوگا - جس سے اسکا کوئی نہ نقصان نہ نفع اگر وہ کتا بنایا گیا تب اسے خبر نہیں نہ اسکو دکھ کا یا اس سزا کا احساس ہے کہ جو انسانی جسم چھوڑنے کے بعد اسکو کتے کا جسم دیا گیا ہے اور اگر وہ راجہ مہاراجہ بنایا گیا ہے تو تب اسکو اس انعام و اکرام کا پتہ نہیں کہ کیوں ملا اسکے خلاف جب ایک آریہ مرے اور تناسخ والا مسئلہ اگر غلط ہو اور قیامت کا صحیح تو بتائیے مرتے ہی اسکو جب عذاب کے فرشتے دوزخ کی طرف لیجائیں اور اس سے پوچھیں کہ تمنے جو اس دن کا انکار کیا تھا اور باوجود سمجھانے کے قیامت سے منکر رہے تھے اب بتاؤ یہ دن نمبر آگیا یا نہیں؟ اور اسکے انکار کی تمکو سزا ملنے والی ہے بتاؤ تمہارا کیا جواب ہے؟ تو وہ آریہ کچھ نہیں جواب دے سکتا اور اسکو تناسخ کا ماننا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا قیامت کے برپا ہونے پر لہٰذا تناسخ کا انکار ہمکو مضر نہیں اگرچہ تناسخ صحیح ہو - اور قیامت کا اقرار ہمکو نقصان دہ نہیں اگرچہ قیامت نہ آئے مگر برعکس اسکے آریوں کو تناسخ کا اقرار کچھ مفید نہیں اگرچہ وہ صحیح بھی ہو - اور اگر وہ غلط ہے جو یقیناً غلط ہے تو پھر قیامت کا انکار اسکے لئے ہاتھ کاٹنے اور دانت پیسنے کا موجب ہوگا جبکہ وہ صحیح ہو - اور اگر نہ بھی صحیح ہو تب بھی اسکا اقرار کسی خطرہ کا باعث نہیں -

اس کے لئے مثال اسکی ایسی مثال ہے کہ جیسے دو شخصوں (ایک آریہ اور ایک مسلمان) کی کسی گاؤں میں شادی کے موقعہ پر دعوت ہو - اور دعوت کھانیکے لئے دونوں روانہ ہوجائیں - لیکن مسلمان نے یہ خیال کرکے کہ گاؤں دور ہے اور ممکن ہے کہ کسی حادثہ کے پیش آنے سے یا کسی اور وجہ سے ہمارے جانے پر کھانا تیار نہ ہو یا کوئی اور دن مقرر ہوگیا ہو اپنے ساتھ کچھ ستو باندھ لئے - اور آریہ مہاشے خوش خوش کھانے کی امید پر دوڑتے ہوئے پہنچے اتفاق سے وہی بات ہوئی کہ شادی والے گھر کسی حادثہ سے دعوت ملتوی ہوگئی اور کھانا تیار نہ ہوا - مسلمان نے تو جھٹ ستو نکال گھول گھال پیٹ بھر لیا اور لالہ جی بڑے منہ تکتے اور بھوک کے مارے رنگ بدلتے رہے اور شادی خانہ ماتم کدہ بنا ہوا تھا - بیرنگ واپس ہونا پڑا - بتاؤ کس کا نقصان ہوا - آیا ستو باندھ لانے والے کا یا لالہ جی کا؟ بصورت دیگر اگر جاتے ہی کھانا مل جاتا اور دونوں کھا لیتے تو ستو والے کا اسمیں کیا نقصان ہوتا - اسکی چیز اسکے پاس رہتی اور کھانا کھا کر اپنی چیز واپس لے آتا - ستوؤں کا کیا نقصان ہوتا؟ (باقی مضمون تیسرے نمبر میں انشاء اللہ تعالےٰ نکلیگا)

خریداران فاروق کو عید مبارک کے بعد خاص متوجہ کرتا ہوں

اس ماہ جولائی میں فاروق کے چار ماہ ختم ہوجائینگے اور قسط سوم کے لئے چوتھی مرتبہ ۳۰ رنومبر ۱۷ء چار ماہ آئندہ کی ہے چار ماہ کا چندہ ان احباب سے جنہوں نے چار چار ماہ کرکے چندہ ادا کیا ہے وصول کیا جائیگا اور اگلا پرچہ انکے نام کا وی پی جاری ہوگا امید ہے کہ وصول کرنیوالے وصول کرکے امداد کا ثواب اور واپس کرنے والے واپس کرکے اپنی عادت کو پوری کرینگے مگر میں یہ عرض کرتا ہوں کہ فاروق کی طرف ایسی توجہ کریں جس سے فاروق سلسلہ کا خادم ثابت ہوجائے ایسا نہ ہو کہ ہر بار جب ایکروپیہ قسط کا وی پی کیا جائے آپ پچاس ساٹھ وی پی واپس کرکے خریداران کی تعداد بھی کم کرتے جائیں اور نقصان محصولڈاک کا بھی پہنچاتے رہیں اور آخر سال بھر میں بجائے ترقی کے فاروق کے خریدار گھٹتے گھٹتے تین چار رہجائیں چنانچہ اسوقت تک دوبارہ ایک ایک روپیہ کا وی پی وصولی کیلئے ہوا ہے دونوں دفعہ میں یکصد خریدار کم ہوگئے اب تیسرا نمبر ہے دیکھئے کتنی کمی واقع ہوتی ہے خدا کرے کہ ایسا نہ ہو آمین -

(مینجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مذہب کے مسلمان

(از جناب حکیم احمد حسین صاحب احمد)

حضرت مرزا غلام احمد مغفور قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود اور انکے قریباً چھ لاکھ مریدوں کا مذہب

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام اور آپکی جماعت۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ پڑھتے ہیں اللہ تعالےٰ کو تمام صفات کاملہ سے موصوف اور ہر قسم کے عیب و نقص سے منزہ جانتے ہیں اور اسکو اسکی ذات میں یکتا اور صفات میں بے ہمتا اور افعال میں لیس کمثلہ شئی اور عبادات کے متعلق بھی وحدہٗ لا شریک جانتے ہیں وہ خدا کو قادر اور قیوم اور خالق الکل مانتے ہیں جو اپنی صفات میں ازلی اور ابدی اور غیر متغیر ہے نہ وہ کسی کا بیٹا اور نہ کوئی اسکا بیٹا ہے اس کا کوئی شریک نہیں نہ نہ کوئی ولی اور نہ اور کوئی وہ باوجود ہونے کے نزدیک اور باوجود نزدیک ہونے کے دور باوجود ایک ہونے کے اسکی تجلیات الگ الگ ہیں۔ وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھاتا ہے جہاں خوارق عادات تبدیلیاں ظاہر ہوتی ہیں۔

وملئکتہ

ان کا تمام ملائکہ پر ایمان ہے کہ وہ نورانی مستقل وجود اللہ تعالےٰ کی مخلوق ہیں اور ان پر ایمان لانا فرض ہے

وکتبہ

ان کا تمام خدا کی کتابوں پر جو انبیاء پر نازل ہوئیں اور خصوصاً قرآن مجید خدا کی آخری اور کامل کتاب پر ایمان ہے اور قرآن کریم کو بلا تحریف و تبدیل و کمی و بیشی کے اسی موجودہ ترتیب کے ساتھ خدا کی آخری کتاب اور کامل شریعت یقین کرتے اور اسکی زبان کو الہامی اور تمام زبانوں کی ماں جانتے ہیں۔

ورسلہ

ان کا تمام خدا کے نبیوں اور رسولوں پر ایمان ہے کہ وہ سب وحی الٰہی کے پہنچانے میں محفوظ اور معصوم تھے۔

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ خاتم النبیین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین یقین کرتے ہیں کہ خدا کے بعد آپ کا مرتبہ سمجھتے ہیں اور فنا فی اللہ کا کامل درجہ آپ کے لئے مخصوص جانتے ہیں وہ اس امر میں ان کے خلاف ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے انبیاء پر فضیلت نہیں دیتے۔

محمدؐ است امام و چراغ ہر دو جہاں ٭ محمدؐ است فروزندۂ زمین و زمان
خدا نہ گوئمش از ترس حق مگر بخدا ٭ خدا نماست وجودش برائے علمیاں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ان کا عقیدہ ہے کہ آپ ہر قسم کے کمالات نبوت کے خاتم ہیں چنانچہ ان کا اس امر میں مذہب ذیل کے اشعار میں ظاہر ہے جو اخبار البدر کے ٹائٹل پر شائع ہوتا رہا ہے۔

ما مسلمانیم از فضل خدا ٭ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست ٭ بادہ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام ٭ دامن پاکش بدست او مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام ٭ ہر نبوت را بر و شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ٭ زود شد سیراب سیرابی کہ ہست
آنچہ ما را وحی دادہ بجائے ٭ بود آں نہ از خود از ہمہ جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست ٭ ہر چہ زد ثابت شود ایمان ماست
از ملائک در خبر ہائے معاد ٭ ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است ٭ منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر حق است ٭ منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیائے سابقین ٭ آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ٭ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالی جناب ٭ نزد ما کفر است خسران و تباب

پھر فرماتے ہیں:-

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں + دل سے ہیں ہم خدام ختم المرسلین
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں + خاک راہ احمد مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے + جان و دل اس راہ پر قربان ہے

والیوم الاخر

بعد الموت روح کو بقالب قبر سے لیکر حشر و نشر پل صراط جہنم اور بہشت کے واقعات جو کچھ قرآن پاک اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے ان تمام کو صحیح سمجھتے ہیں۔

والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ

تقدیر کے مسئلہ کو حق سمجھتے ہیں کہ جو اشیاء ہیں یا ہونگی یا ہو چکی ہیں ان سب کا اللہ تعالیٰ کو اتم اور اکمل طور پر علم ہے جزئیات کا ہی وہ عالم ہے نیکی کا ثمرہ نیک اور بدی کا نتیجہ بد ہے جیسے کوئی کرتا ہے ویسا ہی پاتا ہے مگر یعفوعن کثیر کے وعدہ کے مطابق غافر الذنب اللہ تعالےٰ بہت سے گناہوں کو معاف بھی فرما دیتا ہے۔

صحابہ کرام

صحابہ کرام کو حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی عشرہ مبشرہ اور اور دس ہزار قدوسیوں سے لیکر حضرت معاویہ وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین تک جسقدر آنحضرت صلعم کے صحابی تھے کسی ایک کو بھی برا نہیں کہتے اور نہ انکی نسبت برا خیال یا بداعتقادی رکھتے ہیں۔

اہل بیت

اہلبیت تمام دل سے محبت رکھتے ہیں اور ان کو اپنا محبوب اور پیارا یقین کرتے ہیں تمام بیبیاں حضرت نبی کریم کی حضرت خدیجہ و حضرت عائشہ سے لیکر اور تمام خاندان نبوت حضرت علی حضرت امام حسن سبط اکبر اور حضرت امام حسین سبط اصغر شہید کرب و بلا اور انکی والدہ بتول زہرہ سیدۃ النساء اہل الجنۃ سب کو اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ گروہ یقین کرتے ہیں صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین

اولاد امجاد

اولاد امجاد حضرت مولیٰ علی مرتضیٰ ع کو حضرت امام حسن و حضرت امام حسین امام زین العابدین محمد باقر و جعفر صادق سے لیکر زید بن علی اور اولاد صادق علیہ السلام میں حسن عسکری تک صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین سب کو علماء باعمل و ائمہ دین مانتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

صدقۃ الفطر کے متعلق فیصلہ

قومی پرچہ کے پہلے صفحہ پر صدقۃ الفطر کے متعلق محمدی فاضلی اجمل صاحب کی جو تحریر ہے وہ چھپ چکی تھی کہ بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے مندرجہ ذیل فیصلہ تعداد فطر کے بارے میں صادر فرمایا جو جماعت کی اطلاع کیلئے شائع کیا جاتا ہے"

چونکہ اکثر احادیث اسی بات کی تائید کرتی ہیں کہ ایک صاع صدقہ ہے اور نصف صاع کا ثبوت زیادہ تر صحابہ کے اقوال سے ملتا ہے پس صحیح احادیث جو مختلف طعاموں کے متعلق ایک صاع کی حد مقرر کرتی ہیں انپر قیاس کر کے اور عبداللہ بن ابی صغیر کی روایت کو اسکی تائید میں دیکھکر میری یہی رائے ہے کہ صدقہ فطر صاع من برّ او قمح۔

خاکسار مرزا محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصر نوٹ

غیر ہندو ویدیں نہیں پڑھ سکتے

یونیورسٹی کے برہمن لیکچرار نے اپنے لیکچروں میں ایک مسلمان طالب علم کو محض اس بنا پر شریک کرنے سے انکار کر دیا کہ وہ غیر مذہب ہے۔ لاہور کے مشہور سناتن دھرمی اخبار "سناتن دھرم پتر کا" میں ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر کلکتہ یونیورسٹی کے برہمن لیکچرار تنگ دل ہیں تو برہما سے لیکر سوامی دیانند تک ایسے کونسے کشادہ دل رشی پیدا ہوئے ہیں کہ جنھوں نے اتی شودر اور چنڈال تو درکنار شودروں ہی کو وید پڑھنے کی کہیں اجازت دی ہو۔"

سوامی دیانند سرسوتی نے فرخ آباد مرزا پور۔ کاشگنج چھلیسر لکھنؤ بنارس میں پاٹھ شالائیں جاری کیں مگر ان میں سے کسی میں شودروں کو پڑھنے کی اجازت نہیں دی گئی

طلبائے مدارس میں کاغذ کا استعمال

آجکل کاغذ کی غیر معمولی گرانی نے نہ صرف اخبارات و مطابع پر ایک سخت آفت نازل کر رکھی ہے بلکہ گورنمنٹ بھی سرکاری کاموں کے متعلق کاغذ کے استعمال میں کفایت نکالنے اور گورنمنٹ گزٹ و دیگر سرکلر وغیرہ ادنیٰ قسم کے کاغذ پر چھاپنے کے لئے مجبور ہو رہی ہے ایسی حالت میں یہ نہایت ضروری ہے کہ طلبائے مدارس کو بھی کاغذ کے استعمال میں کفایت شعاری برتنے کا نہ صرف موقعہ دیا جائے بلکہ اسکی تاکید کی جائے کیونکہ ہندوستانی طلبا کا بڑا حصہ جو غریب و متوسط الحال طبقہ سے تعلق رکھتا ہے اس کے سرپرستوں پر آجکل کاغذ کے خرچ کا ایک ناگوار بار پڑتا ہے اور جن طلبا کی فیس بوجہ ان کے والدین کی ناداری کے معاف ہوتی ہے ان کو بھی خرچ کاغذ کے اس بار سے جو بعض اشخاص کے لئے ناقابل برداشت ہے نجات نہیں ملتی ہمیں یاد ہے کہ دس بارہ سال قبل تک اسکولوں میں آٹھویں جماعت یا تھرڈ مڈل تک انگریزی ڈکٹیشن ترجمہ فقرات سوالات حساب اور نقشہ وغیرہ بنانے کے لئے سلیٹ کا استعمال ہوتا تھا اور صرف اردو فارسی کی املا خط کی مشق اور گھر سے سوال نکال کر لانے کے لئے کاپیاں برتی جاتی تھیں یہ طریقہ بہت کفایت شعاری پر مبنی تھا اور طلبا کو کاپیوں پر ایک آنہ ڈیڑھ آنہ ماہوار سے زیادہ نہ خرچ کرنا پڑتا تھا۔ برخلاف ازیں اب پرائمری کی جماعتوں سے ہر چیز کے لئے کاپیوں کا استعمال شروع ہو جاتا ہے اور بعض اسکولوں میں ایک ایک مضمون کے لئے تین تین کاپیاں لڑکوں کو رکھنی پڑتی ہیں بعض جگہ ماسٹروں نے ان کاپیوں سے خود فائدہ اٹھانے یا اپنے کسی دوست کو فائدہ پہنچانیکا ایک ذریعہ پیدا کر لیا ہے اور وہ طلبا کو خاص قسم کی کاپیاں کسی خاص دوکاندار کے ہاں سے خرید کر لانے پر مجبور کرتے ہیں یہ طریقہ پہلے بھی قابل اعتراض تھا اور اب کاغذ کی گرانی کے زمانہ میں اور بھی ناگوار ہو گیا ہے اسلئے ہم سررشتہ تعلیم کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ ہیڈ ماسٹروں کو اسکی تاکید کرے کہ وہ کم از کم عارضی طور سے زمانۂ جنگ میں سلیٹ پر لکھنے کے سابق طریقہ کو رواج دیں اور کاپیاں جہانتک ممکن ہو۔ تھوڑی تعداد میں صرف اشد ضرورت کے لئے استعمال کریں۔ نیز طلبا کو سفید کاغذ کے بدلے بادامی کاغذ کی کاپیاں بنا لینے کی اجازت دیں جو نسبتاً ارزاں ملتا ہے ہمیں یہ دیکھکر اطمینان ہوا ہے کہ ایک صوبہ میں حکام سررشتہ تعلیم نے اسکولوں کے لڑکوں میں کاپیوں کا زیادہ استعمال روکنے پر توجہ مبذول کی ہے لیکن اسوقت جملہ صوبجات میں اس قسم کی کارروائی اختیار کئے جانے کی ضرورت ہے اور خصوصاً مسلمانوں کو تو بوجہ عام افلاس کے آجکل اپنے بچوں کو زائد قیمت کی کاپیاں خرید کر دینے میں سخت دقت پیش آ رہی ہے۔ (ہمدم)

تلاش عزیز

میرے ایک معزز رشتہ دار کا لڑکا جسکی عمر گیارہ سال رنگ گورا، چہرہ گول آنکھیں نیلی اور نام عبدالرحمٰن ہے گم ہو گیا ہے والدین اور دیگر رشتہ دار سخت اضطراب میں ہیں۔ اگر کسی صاحب کو کہیں اس حلیہ کا لڑکا ملے تو وہ اسے اپنی تحویل میں لے کر براہ کرم مجھے یا مرزا سلطان احمد صاحب پٹی ضلع لاہور کو بہت جلد اطلاع بخشیں بڑی نوازش اور مہربانی ہو گی۔

خاکسار۔ غلام نبی (بلانوی) قادیان

اکابرین پیام سے استفسار

اللہ اللہ! ایک دن حضرات پیام پر ایسا بھی تھا کہ جب وہ اپنے ڈیفنس کیلئے قسمیں کھا کھا کر لوگوں کو خصوصاً احمدی جماعت کو اطمینان و یقین دلایا کرتے تھے کہ پیغام پارٹی پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہتک کرنے یا درجہ گھٹانے کا الزام دینا غلط ہے چنانچہ پیغام صلح نمبر ۲۵ جلد اوّل مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۱۳ء کے صفحہ ۳ پر اہالیان پیغام یعنے شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب اور دوسرے ان کے حاشیہ نشین اعلان کرتے ہیں کہ:۔

"ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادمین اولین میں سے ہیں (اولین میں سے ہونیکا دعویٰ تو غلط ہے فاروق) ہمارے ہاتھوں میں حضرت اقدس ہم سے رخصت ہوئے (یہ کوئی قابل تعریف امر نہیں فاروق)

ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے اور آج آپ کی متابعت میں دنیا کی نجات ہے۔ اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں اور کسی کی خاطر ان عقاید کو بفضلہ تعالیٰ چھوڑ نہیں سکتے۔"

ناظرین! کیا مندرجہ بالا شہادت جو اکابرین پیغام صلح نے خدا کو شاہد کر کے شائع کی ہے اسمیں بلا تاویل امور ذیل کا ایمان سے اقرار ہے کہ نہیں؟

(۱) حضرت مسیح موعود خدا کے سچے رسول تھے؟

(۲) اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے

(۳) آج دنیا کی نجات آپکی پیروی میں ہے۔

اب خدا راوہ بزرگ جو اس شہادت پر ۱۹۱۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں قائم تھے اتنا بتلادیں کہ دنیا میں اگر زیادہ نہیں دو چار ہی سہی ایسے شخص ہو چکے ہیں جو خدا کے سچے رسول تھے اور خدا کی طرف سے لوگوں کی ہدایت کے لئے مامور ہو کر آئے تھے اور انکی پیروی میں دنیا کی نجات کا انحصار تھا مگر پھر بھی ان کے نہ ماننے والے نجات یافتہ ہی تھے اور مسلمان اور بااین شان کہ وہ ہادی خلق ہو کر آئے تھے اور ان کی تابعداری باعث نجات تھی ہمارا اتنا جزو ایمان نہ تھا۔ اگر ہمارے مدبرین احمدیہ بلڈنگس ایک نظیر بھی ایسے رسول کی پیش کر دیں تو کم از کم مسیح موعود کے متعلق انکے اس عقیدہ جدیدہ کی تو پردہ پوشی ہو جائے گی کہ

"جب مسیح کے نزول کا عقیدہ ہی جزو ایمان نہ ہوا تو اس مسیح کا ماننا جزو ایمان کسی طرح سے ہو گیا؟"

میں امید کرتا ہوں کہ اکابرین پیغام میں سے ضرور کوئی بزرگ اس استفسار کا جواب عطا فرماویں گے ورنہ یہ امر مسلم ہو جائے گا کہ جو بزرگ ۱۹۱۳ء میں حضرت مسیح موعود کو نجات دہندہ اور نبی و رسول مانتے تھے وہ ۱۹۱۷ء میں سابقہ عقیدہ کو بدل کر جدید عقائد اپنے قائم کرتے ہیں جو پہلے عقائد کے صریح خلاف ہیں۔

صدائے ناصر (حضرت ناصر نواب صاحب)

رویا جو اس کے غم میں تو اسنے ہنسا دیا
بگڑا جو اس کی راہ میں تو اسنے بنا دیا
دل سا عزیز نذر کیا میں نے آپ کی
پھر کہتے ہو کہ تو نے بتا ہمکو کیا دیا
کہدوں اگر جہاں سے تو ہو جائیں سارے ذلیل
خنجر نے تیرے حلق کو میرے مزا دیا
ساری حیات خواب میں غفلت کے کٹ گئی
آخر اسکار موت نے آکر جگا دیا
راضی ہو جو رضا پہ وہ مرتا نہیں کبھی
مارا جسے حبیب نے گویا جلا دیا
آنکھوں نے میری مجھکو کیا مبتلائے عشق
ان قاتلوں نے مجھکو بلا میں پھنسا دیا
الفت میں کیا مزا ہے محبت میں کیا ہے لطف
اس ایک کے خیال نے سب کچھ بھلا دیا
بدنام کر کے اس نے کیا مجھکو نیک نام
اسنے جگایا فتنہ اسینے سلا دیا
ہم قادیان میں آگئے دلی کو چھوڑ کر
دنیا کے منہ کو ہمنے تو لوکا لگا دیا
کوچہ کی تیرے خاک بنے جسم و جاں مرے
آنکھوں کو تیرے پاؤں کے نیچے بچھا دیا
اب یاد کچھ نہیں ہے بجز تیرے نام کے
ہستی کو اپنی مینے سراسر بھلا دیا
ناصر خدا کا شکر بجا لاؤں کس طرح
جو یار اسنے مجھکو دیا باوفا دیا

مختلف خبریں

پیغام کی ضبطی گورنر بنگال نے "پیغام" نامی ایک باغیانہ پرچہ کی ضبطی کا حکم صادر کیا ہے اسکا عنوان "جہان آسمان ہمیشہ تبسم کرتے ہیں" یہ ذیل کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔
"تمام ہندوستانیوں ہندو اور مسلمانوں کے نام"

تحقیقاتی عدالت کے اختیارات لنڈن ۱۳ر جولائی۔ عراق عرب کی تحقیقاتی عدالت کے متعلق مسٹر بونر لا نے دارالعلوم میں بیان کیا کہ ۱۹۱۶ء کے جنگی قانون کے مطابق ملزمین عراق عرب کی تحقیقات کے لئے ایک خاص عدالت قائم کی جائے گی تمام متعلق جماعتوں کے قائمقام اسمیں شریک ہونگے اس عدالت کو سزا کا پورا اختیار حاصل ہوگا البتہ فوجی کونسل کے سامنے عدالت کی تجاویز پیش کیجائینگی اس عدالت کے تمام اخراجات سرکاری خزانہ سے دیئے جائینگے سپاہیوں کو فوجی عدالت کے ذریعہ سے سزا دی جائے گی اسی طرح سویلین لوگ جو اسوقت بھی گورنمنٹ کی ملازمت میں ہیں انہیں عدالتی تحقیقات کے بعد سزا دے جائیگی۔

جرمنی میں متحدہ وزارت ایمسٹرڈم ۱۲ر جولائی۔ اخبار ٹائمس لکھتا ہے کہ گذشتہ کچھ ماہ میں ۲۰ لاکھ ٹن وزنی برطانوی جہاز یا کل برطانوی جہازی قوت کا دس فیصدی حصہ آبدوزی دستبرد سے تباہ ہوا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ جرمنی نے جو ارادہ کیا ہے وہ اسکے بس سے باہر ہے کیونکہ جرمنوں نے اعلان کیا تھا کہ دس لاکھ ٹن ماہوار کے حساب سے جہاز غرق کئے جائینگے۔

لنڈن میں مزید حفاظتی تدابیر لنڈن ۱۲ر جولائی دارالعوام میں سر جارج کیوں نے اعلان کیا کہ شہر لنڈن کے اردگرد بہت سی دیکھ بھال کی چوکیاں قائم کی گئی ہیں تاکہ وہ پہلے ہی سے ہوائی حملہ کی اطلاع دیدیا کریں

وزیر ہند نے کیوں استعفا دیا لنڈن ۱۳ر جولائی۔ دارالعوام میں مسٹر چیمبرلین نے بیان کیا کہ عراق عرب کی رپورٹ شائع ہونے کے بعد چونکہ یہ طے پایا ہے کہ جن لوگوں پر الزام لگایا گیا ہے۔ ان کی بذریعہ عدالت تحقیقات کیجائے اسلئے اب وہ ہرگز اپنی جگہ پر رہنا نہیں چاہتے۔

تاروں میں دیر کام زیادہ ہونے کی وجہ سے بمبئی کراچی کی تار کی لائن پر جانے والے تاروں میں ۴۰ گھنٹے کی دیر ہو سکتی ہے موسم کی خرابی کی وجہ سے ہندوستان اور برما کے درمیان آنے جانے والوں تاروں میں بھی دیر کا امکان ہے۔

۱۲ر جولائی - جرمنی سے آج ایک بہت ہی اہم خبر آئی ہے کہ کیتھلک جماعت کے اخبار جرمینیا کو معلوم ہوا ہے۔ کہ مرکزی جماعت نے کثرت رائے سے فیصلہ کیا ہے، کہ وہ ہرارزبرگر کی تائید کرے گی اور یہ کہ ایک جدید متحدہ وزارت قائم کیجارہی ہے جسمیں تمام جماعتوں کے لیڈر شامل ہونگے

مسٹر چیمبرلین وزیر ہند مستعفی ہو گئے لنڈن ۱۲ر جولائی مسٹر چیمبرلین وزیر ہند نے اپنی جگہ سے استعفا دیا آپ ۱۹۱۵ء میں جب مسٹر ایسکوئتھ نے متحدہ وزارت قائم کی تو آپ لارڈ کریو کی بجائے وزیر ہند مقرر ہوئے تھے۔

جرمنوں کی آبدوزی دستبرد ناکام رہی لنڈن ۱۲ر جولائی: اخبار ٹائمس غرق شدہ جہازوں کی کمی تعداد پر رائے زنی کرتا ہوا لکھتا ہے کہ گذشتہ کچھ ماہ میں ۲۰ لاکھ ٹن وزنی برطانوی جہاز یا کل برطانوی جہازی قوت کا دس فیصدی حصہ آبدوزی دستبرد سے تباہ ہوا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ جرمنی نے جو ارادہ کیا ہے وہ اسکے بس سے باہر ہے کیونکہ جرمنوں نے اعلان کیا تھا کہ دس لاکھ ٹن ماہوار کے حساب سے جہاز غرق کئے جائینگے۔

مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے پرنٹر ایم قاسم علی نے چھپوا کر شائع کیا